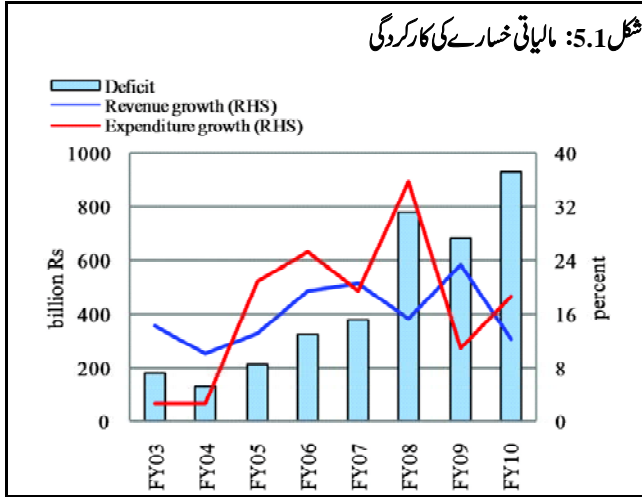


## 5 سرکاری مالیات اور مالیاتی پالیسی

### 5.1 عمومی جائزہ



مالی سال 09ء کے دوران مالیاتی صورتحال میں آنے والی بہتری کا تسلسل مالی سال 10ء میں برقرار نہیں رہ سکا۔ اس کی وجوہات یہ ہیں: محصولات کی نمو میں کمی، امن و امان سے متعلق سرکاری اخراجات پر مسلسل دباؤ اور مختص رقوم سے زیادہ زراعت کے اخراجات۔ مالی سال 10ء میں مالیاتی خسارہ بڑھ کر جی ڈی پی کے 6.3 فیصد تک ہو گیا جو مالی سال 09ء میں 5.2 فیصد تھا۔ مالیاتی خسارہ 929.1 ارب روپے تک پہنچ گیا جو سال کے مقررہ ہدف سے 30 فیصد اور گزشتہ سال کے خسارے سے 37 فیصد زیادہ ہے (دیکھئے شکل 5.1)۔ سال کے دوران بیرونی ذرائع سے رقوم کی دستیابی کے بارے میں غیر یقینی صورتحال بھی اتنے بھاری خسارے کی مالکاری میں مشکلات کو بڑھانے کا باعث بنی۔

### اہداف کے مقابلے میں مالیاتی کارکردگی کا جائزہ

مالیاتی خسارے کے ہدف کو حاصل کرنے کے لیے حکومت نے مالی سال 10 کے دوران محصولات خصوصاً ٹیکس محاصل میں نمایاں اضافے اور میزانیہ کے جاری اخراجات میں کمی کی منصوبہ بندی کی تھی۔ اگرچہ مالی سال 10ء کے دوران ترقیاتی اخراجات میں خاطر خواہ اضافے کا تخمینہ لگایا گیا تاہم امکان تھا کہ اس کے اثرات محصولات میں اضافے سے جزوی طور پر زائل ہو جائیں گے۔ لیکن زیر جائزہ مدت کے دوران تمام اہداف کو حاصل نہیں کیا جا سکا (دیکھئے جدول 5.1)۔

1۔ ٹیکسوں کی وصولی سالانہ ہدف سے کم رہی اور مجموعی محصولات مالی سال 10ء کی پیش گوئی کے مطابق حاصل نہیں کیے جاسکے۔ تاہم، اس میں ناکامی کے اثرات غیر ٹیکس محاصل کی توقع سے بلند سطح کے باعث جزوی طور پر زائل ہو گئے جس کا سبب اسٹیٹ بینک کے منافع کی حکومت کو منتقلی میں نمایاں اضافہ ہے۔

2۔ م 10ء کے دوران جاری اخراجات نہ صرف مالی سال 09ء کی سطح بلکہ مقررہ ہدف سے بھی زیادہ رہے۔ جاری اخراجات کے تیزی سے بڑھنے کی اہم وجہ دفاع اور دہشت گردی کے خلاف جنگ پر تخمینے سے زائد اخراجات ہیں جبکہ اس کے ساتھ ساتھ بجلی کے لیے مقررہ زراعت سے بھی خاصا تجاؤ دیکھنے میں آیا ہے۔ مالی سال 10ء کے لیے مالیاتی خسارے کے ہدف سے انحراف میں صرف بجلی کے لیے دیئے جانے والے زراعت کا حصہ 49 فیصد ہے۔

جدول 5.1: اہداف کے مقابلے میں مالیاتی کارکردگی			
ارب روپے			
مطلق $\Delta$ لحاظ ہدف	م 10ء اصل	م 10ء مت	
مجموعی محاصل	2078.2	2155.4	-77.2
ٹیکس محاصل	1472.8	1563.6	-90.8
غیر ٹیکس محاصل	605.3	591.8	13.5
جس میں			
اسٹیٹ بینک کا منافع	233.0	150.0	83.0
مجموعی اخراجات	3007.2	2877.4	129.8
جاری	2386.0	2103.8	282.2
جس میں			
بجلی کے ٹیرف کے فرق پر زراعت	125.2	12.0	113.2
غیر سرکاری / دیگر گورنمنٹس	250.5	168.7	81.8
دفاع	375.0	342.9	32.1
ترقی و خالص قرض گاری	652.8	773.6	-120.8
بجٹ خسارہ	-929.1	-722.1	-207.0
مالیاتی توازن بلحاظ جی ڈی پی فیصد	-6.3	-4.9	-1.4
محصولاتی توازن بلحاظ جی ڈی پی فیصد	-2.0	0.3	-2.3
☆ اس میں دہشت گردی کے خلاف جنگ شامل ہے۔			
ماخذ: وزارت خزانہ			
مت: میزانی تخمینہ			

3- تخمینے سے بلند جاری اخراجات کے اثرات کو زائل کرنے کے لیے حکومت مالی سال 10ء کے دوران ترقیاتی اخراجات کو کم کرنے پر مجبور ہوئی۔

جدول 5.2: مجموعی سرکاری مالیات کا خلاصہ						
ارب روپے						
میں 11ء	میں 10ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 07ء	
مت	مت	مت				
2574.4	2078.2	2155.4	1850.9	1499.4	1298	مجموعی حاصل
1858.7	1472.8	1563.6	1316.7	1065.2	919.3	نگین حاصل
715.6	605.3	591.8	534.2	434.2	378.6	غیر نگین وصولیاں
3259.3	3007.2	2877.4	2531.3	2276.5	1675.5	مجموعی اخراجات
2519.1	2386.0	2103.8	2041.6	1857.6	1375.3	جاری
740.1	652.8	773.6	455.7	423.4	424.7	ترقیاتی و خالص ترس گاری
0	-31.6	0.0	34	-4.4	-124.51	غیر شناخت شدہ
-684.9	-929.1	-722.1	-680.4	-777.2	-377.5	مجموعی خسارہ
684.9	929.1	722.0	680.4	777.2	377.5	مالکاری بذریعہ:
185.8	188.9	312.3	149.7	151.3	147.2	بیرونی ذرائع
499.1	740.2	390.4	530.2	624.2	158.9	اندرونی ذرائع
166.5	304.6	144.1	305.6	519.9	102.0	بینکاری نظام
332.6	435.6	246.3	223.8	104.3	56.9	غیر بینک
0		19.4	1.3	1.7	71.5	نچکاری وصولیاں
یادداشتی جز:						
4.0	6.3	4.9	5.3	7.6	4.4	مالیاتی خسارہ بلحاظ جی ڈی پی فیصد
ماخذ: اقتصادی سروے 2009-10ء اور www.finance.gov.pk						
مت: ہیرائی تخمینہ						

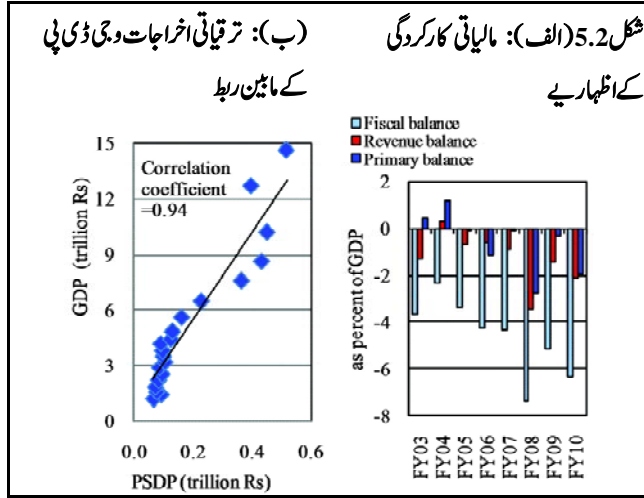
جدول 5.3: میں 10ء کے مالیاتی خسارے کے اجزائے ترکیبی				
ارب روپے				
چوتھی سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	
676.6	491.9	482.7	427.3	مجموعی حاصل
458.5	355.4	360.4	298.8	نگین حاصل
218.1	136.5	122.3	128.5	غیر نگین وصولیاں
979.4	714.6	662.2	650.9	مجموعی اخراجات
جس میں				
726.2	601.2	537.6	521.0	جاری
288.8	124.6	123.7	115.7	ترقیاتی
-303.1	-222.7	-179.6	-223.6	بچت خسارے کی مالکاری
206.9	240.3	146.4	146.6	ملکی
96.2	-17.6	33.2	77.1	بیرونی
ماخذ: وزارت خزانہ				

#### خسارے کی مالکاری: ناخوشگوار صورتحال

مالیاتی کارکردگی کے سہ ماہی اعداد و شمار کے جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ تخمینہ شدہ بیرونی مالکاری کی عدم دستیابی کے باعث سرکاری کھاتے سال بھر دباؤ کا شکار رہے (دیکھئے جدول 5.3)۔ مجموعی مالکاری کی 60 فیصد ضروریات کو غیر بینک ذرائع سے پورا کیا گیا جبکہ حکومت کو مرکزی بینک سے بھی قرض لینا پڑا۔ اس طرح، مالی سال 10ء کی آخری دوسہ ماہیوں میں آئی ایم ایف کی جانب سے اسٹیٹ بینک سے قرض گیری کی مقررہ حدود سے انحراف کیا گیا۔

گرائی کے لیے خفی اثرات کا حامل ہونے کی وجہ سے مرکزی بینک سے قرض گیری کو مالکاری کا ناخوشگوار ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ اس سے گریز صرف مالیاتی صورتحال میں بہتری کے ذریعے ہی ممکن ہے یعنی محصولات کی کوششوں میں اضافہ کرتے ہوئے حکومتی اخراجات کو کم کیا جائے۔ پاکستان نے نومبر 2008ء

میں آئی ایم ایف سے طے پانے والے ایس بی اے کے تحت مالیاتی مطابقت کے ایک پروگرام کا آغاز کیا تھا۔ اس کے نتیجے میں مالی سال 09ء کے دوران حکومت کی مالیاتی کارکردگی خاصی متاثر کن رہی تھی۔ تاہم، مالی سال 10ء میں اخراجات مقررہ اہداف سے کہیں زیادہ بلند سطح پر رہے اور مالیاتی خسارے کے ہدف کا حصول ممکن نہیں ہوا۔



مالی سال 10ء کے دوران مالیاتی کارکردگی کے تمام اظہاریوں میں بگاڑ دیکھا گیا

مالی سال 10ء کے دوران خسارے کے بڑھنے کی وجہ سے مالیاتی کارکردگی کے تمام اظہاریوں میں خاصا بگاڑ دیکھنے میں آیا ہے (دیکھئے شکل 5.2 الف)۔ مالیاتی توازن بلحاظ جی ڈی پی فیصد گزشتہ مالی سال کے مقابلے میں 1.1 فیصدی درجے بلند رہا۔<sup>1</sup> مالی سال 09ء کے دوران بنیادی توازن اور جی ڈی پی کے تناسب میں خاصی بہتری دیکھنے میں آئی تھی لیکن مالی سال 10ء میں یہ ایک بار پھر ابتری کا شکار ہو گیا۔<sup>2</sup> اس اظہاریے میں بگاڑ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 10ء میں کیے جانے والے مالیاتی اخراجات مالی وسائل کی دستیابی سے ہم آہنگ نہیں تھے اس لیے حکومت کو ان سرگرمیوں کی مالکاری کے لیے مزید قرض لینا پڑا۔

مالی سال 10ء کے دوران محصولاتی توازن اور جی ڈی پی کے تناسب میں بھی بگاڑ دیکھا گیا۔ محصولاتی توازن سے مجموعی محاصل و جاری اخراجات کے درمیان فرق کی عکاسی ہوتی ہے اور یہ سال کے دوران ترقیاتی اخراجات کے لیے دستیاب مالیاتی گنجائش معلوم کرنے کا پیمانہ ہے۔ اس اظہاریے کے رجحان پر نظر ڈالنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت کے مالی وسائل نہ صرف ترقیاتی اخراجات کی مالکاری کے لیے ناکافی تھے بلکہ جاری اخراجات کو پورا کرنے کے لیے بھی قرضہ لینا پڑا۔

اخراجات کے تفصیلی جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 10ء میں جاری و ترقیاتی اخراجات دونوں میں اضافے کی سطح بلند رہی ہے۔ معاشی ترقی کے لیے ترقیاتی اخراجات (دیکھئے شکل 5.2 ب) میں اضافہ ضروری ہے، لیکن وسائل کی قلت کو مد نظر رکھتے ہوئے جاری اخراجات خصوصاً زراعت کے زمروں میں اضافے کو ایک سنجیدہ مسئلے کے طور پر لیا جاتا ہے۔<sup>3</sup> منفی بنیادی محصولاتی توازن کی صورتحال میں زراعت کی فراہمی سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت معیشت میں غیر موثر مالکاری کے ذریعے اپنے قرضوں میں اضافہ کر رہی ہے۔

#### مالی سال 11ء کے امکانات

حالیہ سیلاب کے نتیجے میں ہونے والی تباہی کے باعث امکان ہے کہ مالیاتی خسارہ مزید بڑھ جائے گا اور اس سے دو قسم کے اثرات مرتب ہوں گے: (1) متاثرین سیلاب کے لیے امدادی سرگرمیوں و بحالی کے کاموں کی وجہ سے مالی کھاتوں پر دباؤ میں اضافہ اور (2) پیداوار اور مجموعی طلب میں کمی کے باعث وفاقی و صوبائی محصولات پر منفی اثرات۔ اسے مد نظر رکھتے ہوئے تمام صوبوں میں وسائل کو دوبارہ مختص کیا جا رہا ہے۔ اس ضمن میں پہلے سے ہی ایک منصوبہ موجود ہے جس کے تحت مالی سال 11ء کے لیے ترقیاتی بجٹ کے ایک بڑے حصے کو بحالی کی سرگرمیوں پر خرچ کیا جائے گا۔

اگرچہ متاثرین سیلاب کے بچاؤ اور امدادی سرگرمیوں کے لیے اندرونی و بیرونی ذرائع سے کافی امداد فراہم کی گئی ہے تاہم ملک کو بحالی کے دشوار مرحلے کے لیے اب بھی مضبوط مالی اعانت کی ضرورت ہے۔ آئی ایم ایف نے ایمرجنسی نیچرل ڈزاسٹری اسسٹنس (ای این ڈی اے) کی مدد میں پاکستان کو 450 ملین ڈالر کی ہنگامی مالکاری فراہم کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن یہ بات سمجھنا ضروری ہے کہ حکومت کے پاس امدادی سرگرمیوں اور اعانت کے متعلق عوامی توقعات پر پورا اترنے کی نہ تو گنجائش موجود ہے نہ ہی وسائل۔ اس لیے آئندہ برسوں میں تعمیر نو کا زیادہ انحصار نجی انٹرپرائزز اور سول سوسائٹی کی وسیع تر امداد پر ہوگا۔

مالی سال 11ء کے دوران مالی دباؤ میں متوقع اضافہ بنیادی تبدیلیاں لانے کا ایک اچھا موقع بھی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ معیشت کے جن شعبوں پر اب تک ٹیکس نافذ نہیں کیا گیا انہیں ٹیکسوں کے دائرے میں لانے کے لیے سیاسی اتفاق رائے پیدا کیا جائے اور موجودہ ٹیکس نظام میں خامیاں دور کی جائیں۔

<sup>1</sup> مالی سال 10ء کے دوران مالیاتی خسارے اور جی ڈی پی کا تناسب 6.3 فیصد ہو گیا جو مالی سال 09ء میں 5.2 فیصد تھا۔

<sup>2</sup> بنیادی توازن ماضی میں حاصل کیے گئے قرضوں پر سودی ادائیگیوں کو منہا کرتے ہوئے موجودہ مالیاتی سرگرمیوں کے اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔

<sup>3</sup> مالی سال 10ء میں دی جانے والی زراعت کی بجٹ میں مقررہ ہدف سے 72.9 فیصد زیادہ ہیں۔

## 5.2 محصولات

حکومت مالی سال 10ء کے دوران مجموعی طور پر 2078.2 ارب روپے کے محصولات جمع کر سکی جو مقررہ ہدف سے 77.2 ارب روپے (دیکھئے جدول 5.4) کم ہے۔ اس کا اہم سبب ایف بی آر کی ٹیکس وصولی میں کمی ہے۔ گزشتہ برس غیر ٹیکس محاصل میں ہونے والی صحت مند نمونے ٹیکس وصولیوں میں ہونے والی کمی کی تلافی کر دی تھی تاہم مالی سال 10ء کے دوران جمع ہونے والے غیر ٹیکس محصولات میزانیہ میں دیے گئے مجموعی ٹیکس محاصل کے سالانہ ہدف کو پورا کرنے کے لیے ناکافی تھے۔

جدول 5.4: ٹیکس و غیر ٹیکس محاصل کے اجزائے ترکیبی						
ارب روپے						
مطلق تبدیلی						
م 08ء	م 09ء	م 10ء	م 08ء	م 09ء	م 10ء	
1065.2	1316.7	1472.8	145.8	251.5	156.1	ٹیکس محاصل
387.9	440.3	528.6	53.8	55.4	88.3	بلا واسطہ ٹیکس
4.1	4.6	5.7	0.6	0.5	1.1	جائیداد پر ٹیکس
472.0	571.8	641.5	88.8	99.8	69.7	اشیا و خدمات پر ٹیکس
150.5	148.4	161.5	18.3	-2.1	13.1	عالمی تجارت پر ٹیکس
14.5	112.0	88.7	-15.2	97.5	-23.3	پیٹرولیم لیوی
36.1	39.6	46.8	-0.5	3.5	7.2	دیگر ٹیکس
434.2	534.2	605.3	55.6	100.0	71.1	غیر ٹیکس محاصل
5.0	0.0	0.0	-0.8	-5.0	0.0	پوسٹ آفس / پی پی اے کا منافع
40.4	24.3	10.5	20.8	-16.1	-13.7	سود
76.0	58.5	52.8	16.0	-17.5	-5.7	منافع منقسمہ
87.3	161.2	233.0	18.1	73.9	71.8	اسٹیٹ بینک کا منافع
47.5	73.7	115.6	-32.1	26.2	41.9	دفاع
20.7	14.0	25.9	-14.2	-6.7	11.9	ٹیکس پر تجارتی سرچارج
18.6	25.6	12.5	18.6	7.0	-13.1	خام تیل پر دی گئی رعایت
34.9	49.2	33.0	6.4	14.3	-16.2	تیل و گیس پر رعایت
103.9	127.8	122.0	22.8	23.9	-5.8	متفرق
1499.4	1850.9	2078.2	201.4	351.5	227.3	ٹیکس محاصل
ماخذ: وزارت خزانہ						

مالی سال 10ء میں مجموعی طور پر 1472.8 ارب روپے کے ٹیکس محاصل جمع ہوئے۔ اس طرح ان میں 11.9 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس 23.6 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ ٹیکس وصولیوں میں ہونے والی کمی میں سب سے زیادہ حصہ بلا واسطہ ٹیکسوں کی سست روی کا ہے جس کے بعد پیٹرولیم لیوی اور اشیا و خدمات پر ٹیکس کا نمبر آتا ہے۔ پیٹرولیم لیوی<sup>4</sup> کے زمرے کی وصولیوں میں کمی کی وجہ سے ہموار صرف ٹیکس کے طور معین کرنا ہو سکتی ہے جو گزشتہ سال کی اوسط شرح کے مقابلے میں خاصا کم ہے۔<sup>5</sup> دوسری جانب، اشیا و خدمات پر ٹیکسوں میں نمو مالی سال 09ء کی 21.1 فیصد بلند سطح سے کم ہو کر مالی سال 10ء میں 12.2 فیصد پر آگئی جو زیر جائزہ مدت کے دوران گرانی میں ہونے والی کمی سے ہم آہنگ ہے۔

اگرچہ بلا واسطہ ٹیکسوں کی وصولی بجٹ کے سالانہ ہدف سے کم رہی لیکن اس میں 20.1 فیصد کی حوصلہ افزا نمو ہوئی ہے جبکہ گزشتہ برس 13.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ بلا واسطہ ٹیکسوں کی نمو میں اضافہ ایف بی آر کی جانب سے آڈٹ اور جانچ پڑتال کے کام میں توسیع اور معاشی بحالی کے مطابق نمو کا عکاس ہے۔ عالمی تجارت پر ٹیکسوں کے بڑھنے کا سبب قابل ڈیوٹی درآمدات میں حوصلہ افزا نمو ہے۔ تاہم، مالی سال 10ء میں مجموعی درآمدات کی نمو میں سست روی دیکھنے میں آئی ہے۔

<sup>4</sup> پیٹرولیم مصنوعات پر سرچارج کو پیٹرولیم لیوی سے تبدیل کر دیا گیا ہے اور اب اسے ٹیکس محاصل کے طور پر لیا جا رہا ہے۔ تاہم، پیٹرولیم مصنوعات پر سرچارج کو ٹیکس محاصل میں شامل کیا گیا ہے جبکہ مالی سال 07ء تا 09ء کے دوران اسے غیر ٹیکس محاصل سے منہایا گیا تھا تا کہ اعداد و شمار کو قابل کے قابل بنایا جاسکے۔

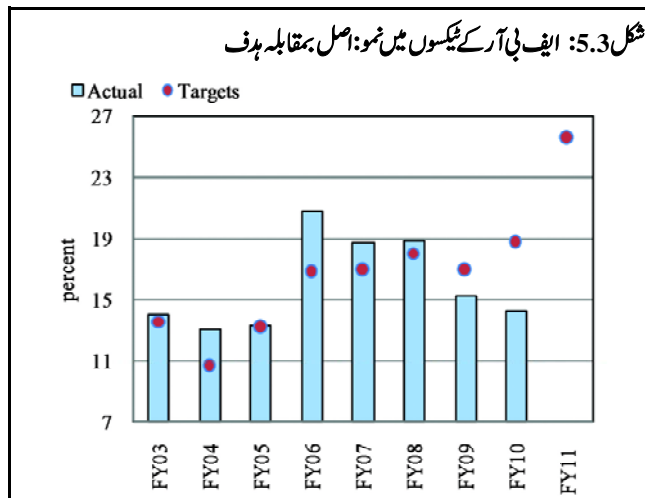
<sup>5</sup> مثلاً، مالی سال 10ء کے دوران موٹر سپرٹ پر ڈی ایل 10 روپے لیٹر کے ہموار نرخ پر رہا جبکہ مالی سال 09ء میں اس کی اوسط 17.7 روپے لیٹر تھی۔ مالی سال 10ء کے دوران ہائی اسپیڈ ڈیزل پر ڈی ایل 8 روپے لیٹر ہا جو مالی سال 09ء میں اوسط 11.3 روپے لیٹر رہا تھا جبکہ مالی سال 10ء کے دوران انچ اولی سی 14 روپے لیٹر ہا اور مالی سال 09ء میں یہ اوسط 23.9 روپے لیٹر تھا۔

مالی سال 10ء کے دوران غیر ٹیکس محاصل بڑھ کر 605.3 ارب روپے ہو گئے جو بجٹ میں مقررہ سالانہ ہدف سے 13.5 ارب روپے زیادہ ہیں۔ اس میں اسٹیٹ بینک کے منافع کی منتقلی سے خاصی مدد ملی ہے جو 83 ارب روپے رہا اور ہدف سے زیادہ ہے۔ دفاع کے زمرے میں اتحادی افواج کو فراہم کی جانے والی نقل و حمل میں معاونت کی مد میں وصولیوں کا تخمینہ 128.2 ارب روپے لگایا گیا تھا۔ تاہم، اس زمرے میں 1.3 ارب ڈالر حاصل ہو سکے جس سے دفاع کی وصولیاں ہدف سے 12.6 ارب روپے کم رہیں۔ مالی و غیر مالی اداروں سے منافع منقسمہ کی وصولیوں میں مقررہ ہدف سے 22.4 ارب روپے کی کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ ہدف سے کم منافع منقسمہ فراہم کرنے والے اہم غیر مالی اداروں میں او جی ڈی سی ایل، پاک عرب ریفائنری لمیٹڈ، پی ٹی سی ایل، پی ایس او اور اسٹیل مل شامل ہیں۔ مالی سال 10ء کے دوران منافع منقسمہ کی مجموعی وصولیوں میں او جی ڈی سی ایل کا حصہ سب سے زیادہ 39 فیصد، اس کے بعد گورنمنٹ ہولڈنگ پرائیویٹ لمیٹڈ کا 13 فیصد جبکہ حکومتی ہولڈنگز رکھنے والے مالی اداروں کا ایک فیصد رہا۔

### 5.2.1 ایف بی آر کے ٹیکس

ایف بی آر مسلسل دوسرے سال ٹیکسوں کی وصولی کے ہدف کو حاصل کرنے میں ناکام رہا اور مالی سال 10ء کے دوران 1380 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں 1327.7 ارب روپے کے ٹیکس جمع ہو سکے (دیکھئے جدول 5.5)۔ یہ گزشتہ برس سے تھوڑا سا پست ہے جبکہ ایف بی آر کے ٹیکسوں کی شرح نمو 4.5 فیصدی درجے رہی جو مقررہ ہدف سے کچھ کم ہے (دیکھئے شکل 5.3)۔ اگرچہ سبز ٹیکس وصولیوں کی کارکردگی حوصلہ افزا رہی اور اس میں مقررہ ہدف سے 16.7 ارب روپے زائد جمع کیے گئے لیکن یہ بلا واسطہ ٹیکسوں اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں ہونے والی ہدف سے پست شرح نمو کے مضمرات سے بچنے کے لیے ناکافی ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ایف بی آر ٹیکس وصولیوں کے اہداف کا بلند تخمینہ لگایا گیا تھا۔ مالی سال 05ء تا مالی سال 09ء کے دوران ایف بی آر ٹیکس وصولیوں کے ہدف کی شرح نمو جی ڈی پی کی شرح نمو سے 1.7 فیصدی درجے زیادہ رہی ہے۔ تاہم، مالی سال 10ء کے لیے ایف بی آر ٹیکسوں کی وصولی کی شرح نمو 18.8 فیصد مقرر کی گئی تھی جو جی ڈی پی کے ہدف کی شرح نمو سے 5.9 فیصدی درجے زیادہ ہے۔

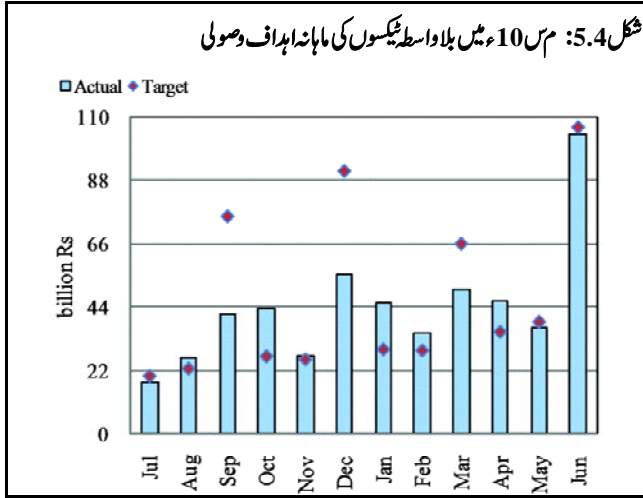
جدول 5.5: ایف بی آر کے ٹیکسوں کی خالص وصولی، جولائی تا جون								
ارب روپے، تہذیبی فیصد میں								
سال سال فیصد تبدیلی		سالانہ ہدف کا فیصد		خالص وصولی		سالانہ ہدف		
م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	
19.3	14.4	93.5	88.9	528.9	443.5	565.6	498.9	بلا واسطہ ٹیکس
11.2	15.9	98.1	95.6	798.8	717.6	814.4	751.1	بلا واسطہ ٹیکس
14.1	20.0	103.3	96.3	516.1	451.8	499.4	469.9	سبز ٹیکس
3.2	27.5	79.3	104.9	121.2	117.5	152.8	112	ایف ای ڈی
8.8	-1.5	99.6	87.7	161.5	148.4	162.2	169.2	کسٹمر
14.3	15.2	96.2	92.9	1,327.7	1,161.1	1,380.0	1,250.0	مجموعی وصولی
ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو								



### بلا واسطہ ٹیکس وصولیاں

مالی سال 10ء کے دوران ستمبر، دسمبر اور مارچ کے علاوہ بلا واسطہ ٹیکس وصولیوں کے ماہانہ اہداف کو حاصل کر لیا گیا (دیکھئے شکل 5.4)۔ لیکن ان تینوں مہینوں میں ہونے والی کمی اتنی زیادہ تھی کہ بلا واسطہ ٹیکسوں کی مجموعی وصولی سالانہ ہدف سے 36.7 ارب روپے کم رہی اور اس میں مجموعی طور پر 528.9 ارب روپے جمع کیے جاسکے۔

ایف بی آر کی انتظامیہ نے مالی سال 10ء کے دوران ایڈوانس ٹیکس نظام میں بعض تبدیلیاں متعارف کرائی تھیں جن کے مطابق سہ ماہی ایڈوانس ٹیکس ادائیگی آئندہ ماہ کی 15 تاریخ تک کی جانی تھی۔ نتیجتاً، ہر سہ ماہی کے آخری مہینے (ستمبر، دسمبر اور مارچ) میں بلا واسطہ ٹیکسوں کی وصولی میں کمی جبکہ سہ ماہیوں

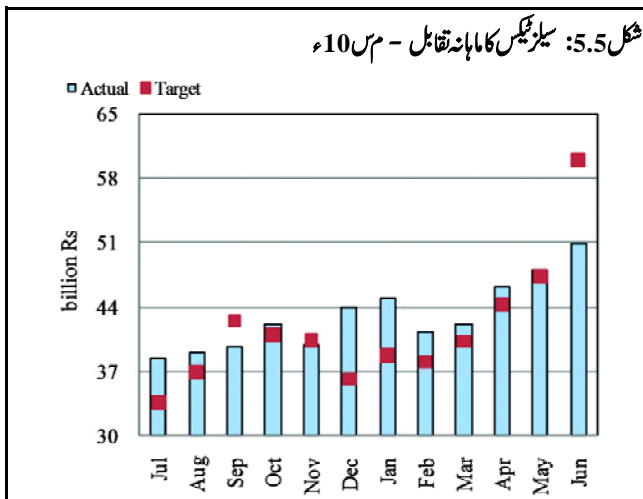


**5.6: بالواسطہ ٹیکس وصولی (خالص)، جولائی تا جون**

ارب روپے، نمونہ فیصد میں

شرح نمو	مئی 09ء	مئی 10ء	مئی 09ء	مئی 10ء
درآمدات	366.0	422.2	1.4	15.3
سیلز ٹیکس	203.2	247.2	3.7	21.6
ایف ای ڈی	14.4	13.6	0.2	-5.7
کسٹم ڈیوٹی	148.4	161.5	-1.5	8.8
ملکی	352.1	380.3	36.1	8.0
سیلز ٹیکس	248.0	268.9	37.6	8.4
ایف ای ڈی	103.1	108.4	32.5	5.2
مجموعی وصولی	717.6	798.8	15.9	11.8

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو



کے اگلے مہینوں (اکتوبر، جنوری اور اپریل) میں ان میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔

انکم ٹیکس وصولیوں کا 95 فیصد بلاواسطہ ٹیکسوں پر مشتمل ہے۔ اس کے اجزائے ترکیبی کا تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ انکم ٹیکس وصولیوں میں ود ہولڈنگ ٹیکسوں کا حصہ 50 فیصد سے زائد ہے۔ انکم ٹیکس کے تین اہم اجزاء ہیں: رضا کارانہ ادائیگیاں، عندالطلب وصولیاں اور ود ہولڈنگ ٹیکس۔ دوسرے اہم جز رضا کارانہ ادائیگیوں میں اگرچہ مالی سال 10ء کی تیسری سہ ماہی تک 5.8 فیصد کمی ہوئی لیکن پورے سال کے دوران اس کی شرح نمو 17 فیصد کی بلند سطح پر رہی۔ اس کی بڑی وجہ مالی سال 10ء کی دوسری ششماہی کے دوران کارپوریٹ منافع میں صحت مندا اضافہ ہے۔ گزشتہ برس کارپوریٹ منافع میں کمی کا رجحان تھا جس کی عکاسی مالی سال 09ء کے لیے رضا کارانہ ادائیگیوں کی 2.7 فیصد منفی شرح نمو سے ہوتی ہے۔ تاہم، مجموعی انکم ٹیکس وصولیوں میں رضا کارانہ ادائیگیوں کا حصہ گزشتہ برس کے مقابلے میں کچھ کم رہا جس کے نتیجے میں عندالطلب وصولیوں کا حصہ بڑھ گیا۔

#### بالواسطہ ٹیکس وصولیاں

مالی سال 10ء کے دوران 798.8 ارب روپے کے بالواسطہ ٹیکس جمع کیے گئے جو ہدف سے 15.6 ارب روپے کم ہیں (دیکھئے جدول 5.6)۔ اگرچہ بالواسطہ ٹیکسوں میں ہونے والی کمی میں ایف ای ڈی نے اہم کردار ادا کیا اور یہ سالانہ ہدف سے 21.6 ارب روپے کم رہی تاہم سیلز ٹیکس وصولیوں نے جزوی طور پر اس کے اثرات کو ختم کر دیا کیونکہ اس مد میں ہونے والی وصولیاں ہدف سے 16.7 ارب روپے زیادہ رہیں۔

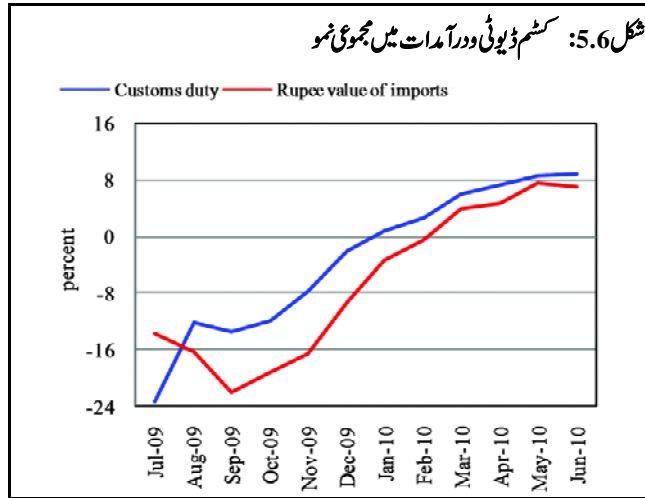
#### سیلز ٹیکس

مالی سال 10ء کے دوران سیلز ٹیکس کی بہتر کارکردگی اس کی مثبت اور تیز نوعیت کی عکاس ہے۔ نومبر تا مئی مالی سال 10ء کے دوران ہونے والی سیلز ٹیکس وصولیاں اس کے ہدف سے تجاوز میں خاصی مددگار ثابت ہوئی ہیں (دیکھئے شکل 5.5)۔

سیلز ٹیکس کے ہدف کے حصول میں اس کے درآمدی جز نے اہم کردار ادا کیا ہے جس میں 21.6 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس اس میں 3.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ سیلز ٹیکس میں درآمدات سے مجموعی وصولی میں ایک تہائی حصہ پیٹرولیم مصنوعات کا ہے جبکہ اس کے بعد خوردنی تیل اور لوہا و فولاد کا نمبر آتا ہے۔

سیلز ٹیکس کی ملکی وصولیوں میں 8.4 فیصد کی سست رفتار نمو ہوئی جبکہ ایک سال قبل یہ 37.6 فیصد کی بلند سطح پر تھی۔ درآمدات سے متعلق سیلز ٹیکس کی طرح ملکی زمرے کی مد میں ہونے والی مجموعی ٹیکس وصولی میں پیٹرولیم مصنوعات کا حصہ ایک تہائی بنتا ہے۔ ملکی سیلز ٹیکس وصولی کو بڑھانے والے دیگر اہم زمروں میں ٹیلی مواصلات، قدرتی گیس، بجلی، چینی اور سگریٹ شامل ہیں۔





### وفاقی ایکسائز ڈیوٹی

وفاقی ایکسائز ڈیوٹی (ایف ای ڈی) کی وصولی سالانہ ہدف سے کم رہی۔ جس کا اہم سبب اس کا ملکی جزیہ زیادہ اہمیت کا حامل نہیں۔ ایف ای ڈی کی مجموعی ملکی وصولیوں میں سگریٹ اور تمباکو کا حصہ ایک تہائی اور خدمات اور سیمنٹ کا حصہ ایک چوتھائی بنتا ہے۔ تاہم ان دونوں زمروں کی نمو میں سست رفتاری دیکھنے میں آئی ہے۔ ایک فیصد خصوصی ایف ای ڈی کا حصہ دس فیصد سے زیادہ ہے۔

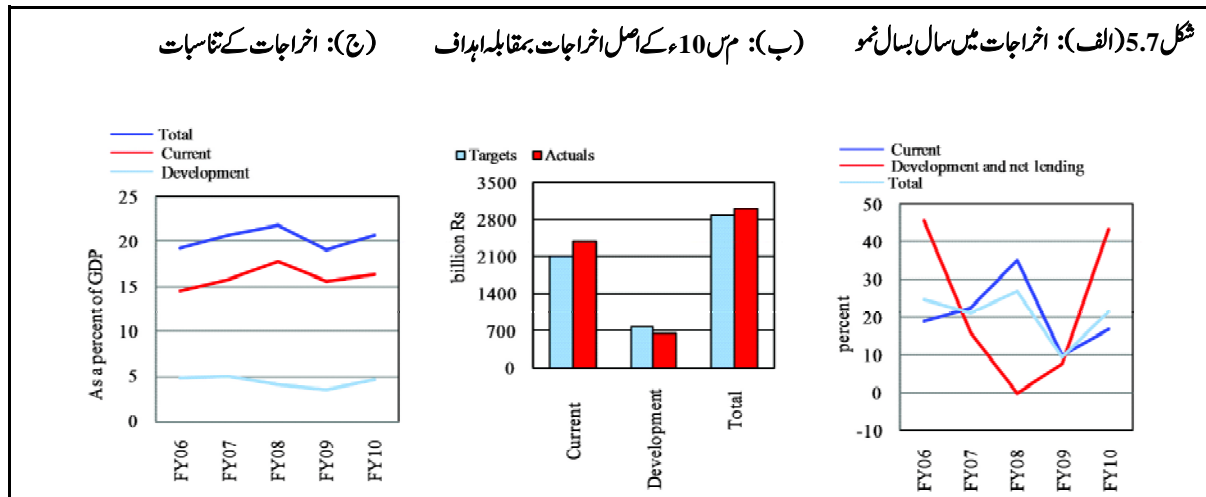
### کسٹم ڈیوٹی

مالی سال 10 کے آخر میں کسٹم ڈیوٹی کی وصولیوں کی کارکردگی حوصلہ افزا رہی لیکن اس کے سالانہ ہدف کو حاصل نہیں کیا جا سکا (دیکھئے شکل 5.6)۔ کسٹم

ڈیوٹی میں نمو کا انحصار بڑی حد تک درآمدات کی روپے میں قدر کی نمو پر ہوتا ہے اور کسٹم ڈیوٹی کی وصولی درآمدات کی روپے میں قدر کے حساب تبدیل ہوتی ہے۔ مالی سال 10ء کے دوران کسٹم ڈیوٹی کی وصولیوں کو بڑھانے میں گاڑیوں (علاوہ ریلوے) نے اہم کردار ادا کیا جس کے بعد پیٹرولیم مصنوعات اور خوردنی تیل کا نمبر آتا ہے۔

### 5.3 اخراجات

مالی سال 09ء میں سست روی کے بعد مالی سال 10ء کے دوران اخراجات میں 18.8 فیصد کا خاطر خواہ اضافہ ہوا جس کا اہم سبب بلند جاری و ترقیاتی اخراجات ہیں (دیکھئے شکل 5.7 الف)۔ خصوصاً، جاری اخراجات میں 16.9 فیصد کی بلند نمو ہوئی اور یہ سال کے لیے 13.4 فیصد کے مقررہ ہدف سے بھی تجاوز کر گیا۔ اس لیے، مالی سال 10ء کے دوران جاری اخراجات میں بھاری اضافے کے اثرات کو جزوی طور پر زائل کرنے کے لیے حکومت کو ترقیاتی اخراجات میں کٹوتی کرنا پڑی اور اس مد میں ہدف سے کم اخراجات کیے گئے (دیکھئے شکل 5.7 ب)۔ تاہم، خوش آئند پیش رفت یہ ہے کہ ترقیاتی اخراجات میں کٹوتی کے باوجود اس زمرے میں سال کے دوران جتنی نمو ہوئی ہے وہ مالی سال 06ء کے بعد سے اس کی بلند ترین سطح ہے، جس کے نتیجے میں مالی سال 10ء کے دوران ترقیاتی اخراجات بلحاظ جی ڈی پی فیصد کے تناسب میں بہتری آگئی ہے (دیکھئے شکل 5.7 ج)۔



جاری اخراجات کے تفصیلی جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں ہونے والے بھاری اضافے کا بڑا حصہ عوامی خدمات، غیر سرکاری تنظیموں کو گرانٹس اور دفاع میں مرکوز رہا ہے (دیکھئے جدول 5.7)۔ خصوصاً، دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ، دفاع اور زراعت پر ہونے والے اخراجات ملکی وسائل پر بھاری بوجھ ہیں۔ پریشان کن امر یہ ہے کہ مالی سال 06ء تا

جدول 5.7: اخراجات کی تفصیل					
ارب روپے					
م 09ء	م 10ء	م 10ء	م 09ء کے مقابلے میں فرق	م 10ء ہدف	فرق بمقابلہ
2041.6	2386.0	2103.8	344.5	282.2	جاری
954.7	1200.4	1003.7	245.8	196.7	سرکاری عوامی خدمات
637.8	642.3	647.1	4.5	-4.8	سودی ادائیگیاں
63.8	74.7	69.8	10.9	5.0	پنشن
114.4	250.5	168.7	136.2	81.8	غیر سرکاری گرانٹس ☆
138.7	232.9	118.1	94.2	114.7	دیگر سرکاری عوامی خدمات ☆ ☆
329.9	375.0	342.9	45.1	32.1	دفاع
33.3	49.5	34.6	16.2	14.9	نظم عامہ و حفاظتی امور
545.7	627.2	590.0	81.5	37.2	صوبائی
178.0	133.9	132.6	-44.1	1.3	دیگر
448.8	613.4	763.1	164.6	-149.7	ترقیاتی
397.5	517.9	606.0	120.4	-88.1	سرکاری ترقیاتی پروگرام
195.7	259.5	406.0	63.8	-146.5	وفاقی ☆ ☆ ☆
201.8	258.4	200.0	56.6	58.4	صوبائی
51.3	95.5	157.0	44.2	-61.5	دیگر
☆ اس زمرے میں دہشت گردی کے خلاف جنگ بھی شامل ہے۔					
☆ ☆ اس زمرے میں جاری زراعت پر اخراجات شامل ہیں۔					
☆ ☆ ☆ خالص صوبوں کی ترقیاتی گرانٹس منہا کرتے ہوئے۔					

10ء کے دوران زراعت پر ہونے والے اوسط اخراجات کا جی ڈی پی میں حصہ 1 فیصد رہا ہے اور تعلیم و صحت پر آنے والے اخراجات اس رقم کے نصف سے بھی کم ہیں۔<sup>6</sup> یہ تقابل ملک کے قلیل مالی وسائل کو خرچ کرنے کے رجحان میں تبدیلی کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے جسے مد نظر رکھتے ہوئے ضرورت اس امر کی ہے کہ معیشت میں غیر موثر منصوبوں پر رقم خرچ کرنے کے بجائے اسے انسانی وسائل کی ترقی پر خرچ کیا جائے۔

#### 5.4 صوبوں کی مالیاتی سرگرمیاں

##### 5.4.1 مالی سال 10ء کی مجموعی صورتحال

مالی سال 10ء کے دوران صوبوں کے مجموعی مالیاتی توازن میں مزید بگاڑ دیکھنے میں آیا ہے اور یہ رقم ایک سال قبل ہونے والے خسارے سے دگنی ہو چکی ہے (دیکھئے جدول 5.8)۔ اگرچہ صوبوں کے مجموعی محاصل میں صحت مند نمو ہوئی ہے تاہم مجموعی ترقیاتی اخراجات میں غیر معمولی اضافہ اور اس کے نتیجے میں مجموعی اخراجات کے بڑھنے کی وجہ سے خسارے کا توازن بڑھ کر 28.6 ارب روپے تک پہنچ گیا ہے۔

صوبوں کے مجموعی محاصل میں 16.7 فیصد نمو ہوئی جو گزشتہ برس 12.5 فیصد تھی۔ نمو میں اضافے کی اہم وجوہات میں وفاقی محاصل میں صوبوں کے حصے کا بڑھنا اور صوبوں کو ملنے والی وفاقی و بیرونی ترقیاتی گرانٹس شامل ہیں۔ وفاقی محاصل کے صوبائی حصے میں ہونے والا اضافہ ایف بی آر کے ٹیکسوں میں ہونے والی نمو سے ہم آہنگ ہے۔

صوبہ وارجائز سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجموعی توازن میں بگاڑ کا اہم سبب پنجاب اور سندھ ہیں کیونکہ باقی دو صوبے اپنے توازن کو فاضل رکھنے میں کامیاب رہے ہیں (دیکھئے جدول 5.9)۔ وفاقی محاصل کے حصے میں اضافے کے باوجود ترقیاتی اخراجات میں خاطر خواہ اضافے نے پنجاب کے توازن کو خسارے سے دوچار کر دیا۔

اگرچہ خیر پختونخوا کے جاری اخراجات میں 43.6 فیصد کی بلند نمو ہوئی تاہم وفاقی قرضوں اور گرانٹس کی مد میں ملنے والی بھاری رقوم کے ساتھ ساتھ بجلی کے منافع نے مالی سال 10ء کے دوران صوبے کو اپنا توازن فاضل رکھنے میں مدد دی ہے۔

سندھ میں خسارے کا توازن تقریباً گزشتہ برس کی سطح پر ہی رہا جس کی وجہ مالی سال 10ء کے دوران مجموعی محصولات و مجموعی اخراجات میں مساوی رقم کا اضافہ ہے۔

##### 5.4.2 ساتویں این ایف سی ایوارڈ کے بعد صوبوں کا مالیاتی موقف

ترقیاتی اقوام کی طرح بہت سے ترقی پذیر ممالک کی معیشتیں عدم مرکزیت کی راہ پر گامزن ہو رہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حکومت کی چٹائی سطح پر فیصلہ سازی متنوع مقامی ترجیحات و ضروریات کا بہتر ادراک کر سکتی ہے جس سے معاشی وسائل کو موثر طور پر تخصیص کرنے میں مدد ملتی ہے۔ مالیاتی عدم مرکزیت کا عمل حکام کو شہریوں کے قریب لانے کا باعث بنتا ہے اور اس طرح بہتر عوامی خدمات کی فراہمی میں مدد ملتی ہے۔ اس سے قومی و مقامی سطح پر تعاون میں بھی سہولت حاصل ہوتی ہے۔

<sup>6</sup> مالی سال 06 تا 09ء کے دوران اوسط مالیاتی اخراجات اور جی ڈی پی کا تناسب صحت کے لیے 0.1 فیصد اور تعلیم کے لیے 0.2 فیصد رہا۔



جدول 5.8: مشترکہ صوبائی مالیات کا خلاصہ			
ارب روپے			
م 10ء	م 09ء	م 08ء	
876.0	750.5	667.2	مجموعی حاصل
633.5	525.6	457.4	وفاقی حاصل میں صوبائی حصہ
54.8	46.1	40.8	صوبائی ٹیکس
5.7	4.6	4.1	جانیدار ٹیکس
4.2	3.5	2.9	ایکسائز ڈیوٹیز
11.7	11.3	11.3	اسٹیپ ڈیوٹیز
10.2	7.5	7.8	موٹر ویکل ٹیکس
23.0	19.2	14.6	دیگر
67.9	83.8	78.0	صوبائی غیر ٹیکس
0.6	0.2	10.2	سودی
7.3	3.5	7.8	آبی بجلی کا منافع
2.7	3.2	2.8	آب پاشی
57.3	76.9	57.2	دیگر
119.9	95.0	91.0	وفاقی قرضے اور منتقلیاں / گرانٹس
3.6	36.9	15.3	قرضے (خالص)
81.8	40.6	33.0	گرانٹس
34.4	17.5	42.7	وفاقی گرانٹس (ترقیاتی)
<b>904.7</b>	<b>766.0</b>	<b>671.1</b>	<b>مجموعی اخراجات</b>
646.2	564.2	457.0	جاری اخراجات
19.0	18.5	19.9	وفاقی حکومت کو سود
627.2	545.7	437.1	دیگر جاری اخراجات
258.4	201.8	214.1	ترقیاتی اخراجات
<b>-28.6</b>	<b>-15.5</b>	<b>-3.9</b>	<b>مجموعی توازن</b>
ماخذ: وزارت خزانہ			

پاکستان میں، حال ہی میں وفاق اور صوبوں کے درمیان مساوات کی تشکیل نو اور اعتماد کے فقدان کو ختم کرنے کے لیے زبردست کوششیں کی گئی ہیں۔ ساتواں این ایف سی ایوارڈ اس ضمن میں ایک بہت بڑی کوشش ہے جس میں صوبوں سے وعدہ کیا گیا ہے کہ قابل تقسیم پول میں ان کا حصہ مالی سال 10 کے 48.8 فیصد سے بڑھا کر ایوارڈ کے پہلے سال مالی سال 11ء میں 56 فیصد کر دیا جائے گا (دیکھئے جدول 5.10)۔ این ایف سی ایوارڈ کی باقی مدت میں یہ حصہ بڑھ کر 57.5 فیصد تک پہنچ جائے گا۔ اس کے علاوہ، صوبوں کی مزید مالی خود مختاری کو یقینی بنانے کے لیے آئین پاکستان میں خدمات پریسل ٹیکس کو صوبائی جز کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے اور اب صوبوں کو اسے جمع کرنے کی اجازت ہوگی۔ این ایف سی نے خام وصولیوں کی وصولی کے چار جز کو 5 فیصد سے کم کر کے 1 فیصد کرنے کا فیصلہ بھی کیا ہے۔ صوبوں کو مزید مالیاتی خود مختاری دینے کے علاوہ توقع ہے کہ این ایف سی کے تحت تین حکومتی مالیاتی روابط کو مزید حقیقت پسندانہ بنایا جائے گا اور ملک میں قومی مصالحت کے عمل کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

تاہم، جب تک صوبے مالیاتی نظم و ضبط اور اپنے معاشی امور میں پختگی کا مظاہرہ نہیں کرتے اس وقت تک مالیاتی عدم مرکزیت کے حقیقی مقصد کو حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ وسائل کے موثر انتظام کے بغیر سماجی، معاشی اور صنعتی شعبوں میں سرمایہ کاریوں کے لیے درکار مطلوبہ مالیاتی گنجائش کا حصول ممکن نہیں۔ اس تناظر میں پاکستان کی صوبائی حکومتوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے اضافی وسائل کو بہتر اور موثر انداز میں استعمال کریں۔ صوبوں سے یہ توقع بھی کی جا رہی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رقوم کی منتقلیوں پر اپنے بڑھتے ہوئے انحصار کو کم کریں اور اپنے مالی وسائل کو بڑھائیں کیونکہ ان کے پاس ٹیکس فہرستوں پر

جدول 5.9: صوبائی مالیات								
ارب روپے								
بلوچستان		خیبر پختونخوا		سندھ		پنجاب		
میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	
81.0	64.1	152.3	111.9	241.0	209.9	401.7	364.4	مجموعی حاصل
40.0	33.3	80.1	65.6	188.4	161.6	325.1	265.2	وفاقی حاصل میں صوبائی حصہ
1.0	0.8	2.3	2.1	21.6	21.0	29.9	22.1	صوبائی ٹیکس
2.3	2.9	24.1	21.9	13.2	5.9	28.3	53.0	صوبائی غیر ٹیکس
37.8	27.2	45.8	22.3	17.8	21.4	18.4	24.1	وفاقی قرضے و منتقلیاں
75.6	59.2	142.0	103.2	251.5	220.3	435.5	383.3	مجموعی اخراجات
56.1	44.1	102.3	71.3	184.6	172.3	303.2	276.5	جاری اخراجات
19.5	15.0	39.7	31.9	66.9	48.1	132.3	106.8	ترقیاتی اخراجات
5.4	5.0	10.3	8.7	-10.5	-10.4	-33.8	-18.9	مجموعی توازن
ماخذ: وزارت خزانہ								

جدول 5.10: قابل تقسیم پول میں صوبائی حصہ		
حصہ فیصد میں		
مالی سال	صوبائی حصہ	وفاقی حصہ
میں 07ء	41.5	58.5
میں 08ء	42.5	57.5
میں 09ء	43.8	56.3
میں 10ء	45.0	55.0
میں 11ء	56.0	44.0
میں 12ء سے	57.5	42.5

نظر ثانی اور محصولاتی بنیاد کو بڑھانے کی گنجائش موجود ہے۔ ٹیکس وصولیوں کے عمل میں خامیوں کو دور کرنے اور زراعت و ریل اسٹیٹ کے شعبوں کی ٹیکسوں کے دائرے میں شمولیت کے ذریعے صوبائی حکومتوں کو اپنے ٹیکس اور جی ڈی پی کے تناسب کو بڑھانے میں مدد مل سکتی ہے۔

ساتویں این ایف سی ایوارڈ کے نفاذ کے بعد چاروں صوبائی حکومتوں کی جانب سے مالی سال 11ء کے لیے پیش کردہ بجٹ سے مالیاتی عدم مرکزیت پر کچھ عملدرآمد کی عکاسی ہوتی ہے، جسے ذیل میں دیا گیا ہے۔

#### پنجاب

جدول 5.11: پنجاب کے میزانیہ کے اہم زمرے					
ارب روپے					
فیصد تبدیلی					
میں 11ء	میں 10ء	میں 11ء میزانیہ تخمینہ	میں 10ء نظر ثانی شدہ	میں 09ء نظر ثانی شدہ	
5.2	-2.9	805.7	765.7	788.5	مجموعی وصولیاں
					جس میں
34.8	20.3	435.5	323.1	268.6	قابل تقسیم پول ٹیکس
23.5	-12.1	6.3	5.1	5.8	راست منتقلیاں
-67.4	-50.3	2.8	8.6	17.3	گرنٹس
148.9	31.0	91.6	36.8	28.1	صوبائی ٹیکس
-55.4	24.8	22.2	49.8	39.9	صوبائی غیر ٹیکس
6.0	-21.0	816.7	770.7	975.9	مجموعی اخراجات
					جس میں
12.8	105.7	53.3	47.3	23.0	قرضہ جاتی انتظام
32.9	0.0	27.9	21.0	21.0	پنشن ادائیگی
40.0	528.8	21.0	15.0	2.4	زراعت
34.3	-32.9	28.9	21.5	32.0	تعلیم کا شعبہ
-1.1	45.9	22.0	22.3	15.3	صحت کا شعبہ
ماخذ: میں 10ء اور میں 11ء کے لیے پنجاب کے سالانہ بجٹ کا گوشوارہ					

حکومت پنجاب نے مالی سال 11ء کے لیے کل 805.7 ارب روپے کے مالی وسائل کا تخمینہ لگایا ہے جبکہ یہ گزشتہ برس 765.7 ارب تھا (دیکھئے جدول 5.11)۔ قابل تقسیم پول سے ملنے والی رقم اور صوبائی ٹیکس محاصل میں اضافے کی بنیاد پر مجموعی وصولیوں کے بڑھنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے جو ساتویں این ایف سی ایوارڈ کے تحت کیے جانے والے بندوبست سے حاصل ہوگا۔ تمام صوبوں کا سب سے بڑا مالیاتی ذریعہ انہیں قابل تقسیم پول کے ٹیکسوں سے ملنے والا حصہ ہے۔ مالی سال 11ء کے لیے قابل تقسیم پول کے حصے میں اضافے کا تخمینہ این ایف سی کے 1667 ارب روپے کے ہدف سے ہم آہنگ ہے۔ قابل تقسیم پول کے ٹیکسوں میں اہم اضافہ آکم ٹیکس اور سیلز ٹیکس میں ہونے کی توقع ہے کیونکہ ہر صوبے کے حصے کا 79 فیصد تک ان دونوں ٹیکسوں سے ادا کیا جائے گا۔

حکومت پنجاب کو توقع ہے کہ وہ مالی سال 11ء میں 91.6 ارب روپے جمع کر لے گی جبکہ گزشتہ برس 36.6 ارب روپے کی وصولی کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔ ٹیکسوں میں تین سو 148 فیصد اضافہ خدمات پر جی ایس ٹی کی وصولی پر مبنی ہے جسے نئے این ایف سی ایوارڈ کے تحت وصولیوں سے جمع کیا جانا ہے۔ خدمات پر جی ایس ٹی کا حصہ ماضی میں تقریباً 10 فیصد تک رہا، تاہم توقع ہے کہ یہ مالی سال 11ء میں بڑھ کر 55 فیصد سے زائد ہو جائے گا۔

پنجاب حکومت کو 52.3 ارب روپے کے بیرونی قرضے ملنے کی بھی امید ہے جس میں سے 12.6 ارب روپے صوبے کے ترقیاتی منصوبوں کے لیے استعمال کیے جائیں گے۔ صوبے کی مجموعی وصولیوں میں 3.5 ارب روپے مالیت کی گرانٹس کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

مالی سال 11ء کے بجٹ میں مجموعی اخراجات کا تخمینہ 816.7 ارب روپے لگایا گیا ہے جو گزشتہ برس کے نظر ثانی شدہ ہدف کے مقابلے میں 6 فیصد کم ہو کر رہا ہے۔ جاری اخراجات میں اضافے کا ایک اہم سبب قیمتوں اور ان کے نتیجے میں تنخواہوں میں ہونے والا اضافہ ہے۔ مجموعی اخراجات میں سے 3.4 فیصد (27.9 ارب روپے) صوبے میں پنشن کی ادائیگی کے لیے مختص کیے گئے ہیں جبکہ گزشتہ برس اس کا نظر ثانی شدہ ہدف 21 ارب روپے تھا۔ پنشن کی مد میں بلند رقم مختص کرنے کی وجہ پنشن اخراجات کے نیچے کی پیش گوئیاں اور پنشن و طبی

الائنس سمیت دیگر سہولتیں شامل ہیں جن کا اعلان مالی سال 11ء کے وفاقی بجٹ میں کیا گیا ہے۔ مالی سال 11ء میں سودی ادائیگیوں کی مد میں اخراجات کا تخمینہ 21.3 ارب روپے لگایا گیا ہے جبکہ 32 ارب روپے قرضوں کے اصل زر کی واپسی کے لیے مختص کیے گئے ہیں۔ سودی واصل زر کی ادائیگیاں مجموعی اخراجات کا 6.5 فیصد ہیں۔

ملک میں گرانی کے رجحان نے غریبوں کی قوت خرید پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں جسے مد نظر رکھتے ہوئے حکومت پنجاب نے غریب نواز اقدامات کے لیے 21 ارب روپے مختص کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ زراعت کی مجموعی رقم میں سے گندم پر 13 ارب روپے، سستی روٹی پروگرام پر 5 ارب روپے، رمضان پیکیج پر 2 ارب روپے اور پبلک ٹرانسپورٹ کے لیے ایک ارب روپے کا زراعت مختص کیا گیا ہے۔

حالیہ بجٹ میں تعلیم کے لیے مختص رقم بڑھ کر 28.9 ارب روپے تک پہنچ گئی ہیں جبکہ گذشتہ برس اس کے لیے 21.5 ارب روپے کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔ یہ اقدام تعلیم کے شعبے کے لیے صوبائی حکومت کی ترجیح کا عکاس ہے۔ صوبائی حکومت نے ترقیاتی منصوبوں پر 193.5 ارب روپے خرچ کرنے کی تجویز دی ہے۔ مجموعی ترقیاتی اخراجات میں سے 52 ارب روپے جنوبی پنجاب کے 11 اضلاع کے لیے مختص کیے گئے ہیں جس کا مقصد بین الاقوامی عدم مساوات کو کم کرنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ صوبے میں صنفی عدم مساوات کو کم کرنے کے لیے خواتین سے متعلق خصوصی پروگرام کی مد میں 15 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

#### سندھ

مالی سال 11ء کے لیے صوبہ سندھ کے صوبائی بجٹ میں مجموعی وصولیوں کا تخمینہ 397.1 ارب روپے لگایا گیا ہے جو گذشتہ برس کے مقابلے میں 29.9 ارب روپے کے اضافے کو ظاہر کرتا ہے (دیکھئے جدول 5.12)۔ وفاقی منتقلیوں کے حصے میں اضافے سے توقع ہے کہ صوبے کے مجموعی مالی وسائل بڑھیں گے۔

مالی سال 11ء کے لیے سندھ حکومت کے میزانیہ میں 243.8 ارب روپے کے ٹیکسوں کی وصولی کا ہدف مقرر کیا گیا ہے جو گذشتہ برس 147.3 ارب روپے تھا۔ اب چونکہ صوبوں کو خد مات پریلر ٹیکس عائد کرنے کی اجازت دی گئی ہے، اس لیے سندھ حکومت نے اس زمرے میں وصولی کے لیے 25 ارب روپے کا ہدف مقرر کیا ہے جس سے مالی سال 11ء کے لیے مجموعی ٹیکس وصولی کا ہدف بڑھ کر 268.8 ارب روپے ہو گیا ہے۔ غیر ٹیکس وصولیوں سے مجموعی طور پر 19 ارب روپے جمع ہونے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

رواں مالی سال کے دوران ترقیاتی سرچارج اور رائلٹی کی مد میں وصولیوں کا تخمینہ 46.2 ارب روپے لگایا گیا ہے جو کہ گذشتہ برس کے نظر ثانی شدہ تخمینے سے 1.7 ارب روپے کم ہے۔

مالی سال 11ء کے دوران صوبائی حکومت کو مجموعی طور پر 21 ارب روپے کی گرانٹس ملنے کی توقع ہے۔ جس میں سے 14.8 ارب روپے کو ترقیاتی وسائل کے زمرے میں رکھا گیا ہے اور اسے صوبے کے ترقیاتی منصوبوں کے لیے استعمال کیا جائے گا۔

توقع ہے کہ رواں مالی سال میں 24.2 ارب روپے کا بیرونی قرضہ ملنے سے مجموعی وصولیاں بڑھیں گی جس میں سے 4.8 ارب روپے ترقیاتی مقاصد کے لیے رکھے گئے ہیں اور

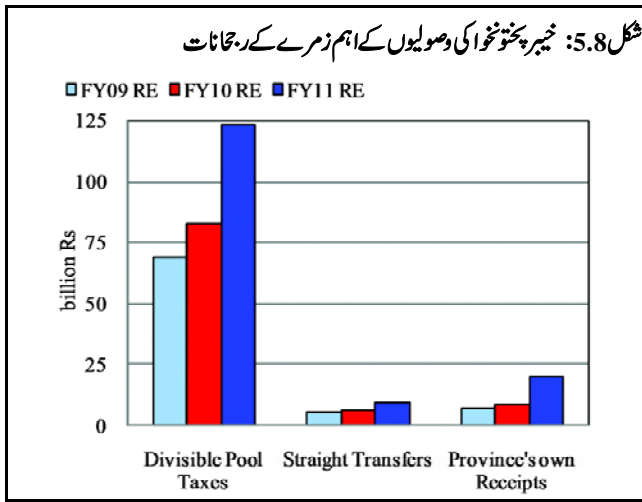
جدول 5.12: سندھ کے بجٹ کے اہم زمرے					
ارب روپے					
فیصد تبدیلی					
م 11ء	م 10ء	م 11ء میزانیہ تخمینہ	م 10ء نظر ثانی شدہ	م 09ء نظر ثانی شدہ	
29.9	14.0	397.1	305.8	268.3	مجموعی وصولیاں
جس میں					
65.6	20.2	207.3	125.2	104.2	قابل تقسیم پول ٹیکس
-4.7	0.6	51.2	53.7	53.4	راست منتقلیاں
-67.4	-50.3	2.8	8.6	17.3	گرانٹس
82.5	17.0	268.8	147.3	125.9	صوبائی ٹیکس
34.0	133.4	19	14.2	6.1	صوبائی غیر ٹیکس
31.2	20.3	422.3	321.8	267.6	مجموعی اخراجات
جس میں					
1.8	-8.2	15.5	15.3	16.6	قرضہ جاتی انتظام
4.0	55.7	18.7	18.0	11.5	پنشن ادائیگی
-43.4	18.7	1.6	2.9	2.4	زراعت انت
55.4	13.1	153.1	98.5	87.1	ترقیاتی اخراجات
ماخذ: سندھ کے مالی سال 10ء اور مالی سال 11ء کے سالانہ بجٹ کا گوشوارہ					

انہیں ترقیاتی وسائل کی حیثیت میں مختص کیا گیا ہے۔

مالی سال 11ء کے دوران صوبے کے مجموعی اخراجات کا تخمینہ 422.3 ارب روپے لگایا گیا ہے جس سے بجٹ کا خسارہ 25.2 فیصد یا تخمینہ شدہ جی ڈی پی کا 0.16 فیصد ہوگا۔ رواں سال کے لیے بجٹ میں مجموعی اخراجات میں گزشتہ برس کے مقابلے میں 31.2 فیصد کی نمو ہوئی ہے۔ مجموعی اخراجات کے تفصیلی جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجموعی اخراجات کا 4.4 فیصد پنشن کی ادائیگی، 2 فیصد سودی ادائیگی، 1.7 فیصد قرض کے اصل زر کی ادائیگی جبکہ 0.4 فیصد زراعت پر خرچ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

اخراجات کے دیگر زمروں میں تعلیم و صحت شامل ہیں۔ صوبے کے ترقیاتی بجٹ میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔

### خیبر پختونخوا



خیبر پختونخوا کی حکومت کو توقع ہے کہ اس کے مجموعی مالی وسائل بڑھ کر 294.3 ارب روپے ہو جائیں گے جو گزشتہ برس 187.7 ارب روپے کی سطح پر تھے۔ مجموعی وصولیوں میں اضافے کا انحصار بڑی حد تک وفاقی حکومت کی وصولیوں کے لیے منتقلیوں پر ہوگا جن پر ساتویں این ایف سی ایوارڈ میں اتفاق کیا گیا ہے (دیکھئے شکل 5.8)۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں خیبر پختونخوا کے کردار کے پیش نظر اسے 15.2 ارب روپے کی اضافی رقم فراہم کی جائے گی جو کہ خالص قابل تقسیم پول کا ایک فیصد بنتی ہے۔ صوبائی حکومت نے ترقیاتی سرچارج اور رینٹلٹی کی مد میں 2.9 ارب روپے کے اضافے کا تخمینہ لگایا ہے جس سے مالی سال 11ء کے دوران ان سے ملنے والی مجموعی وصولیاں بڑھ کر 9.2 ارب روپے ہو جائیں گی۔

اس طرح صوبے کی مجموعی ٹیکس وصولی کا ہدف رواں مالیاتی سال کے لیے 15.5 ارب روپے ہو جائے گا جبکہ غیر ٹیکس وصولیاں تقریباً 4 ارب روپے تک رہنے کی توقع ہے۔ صوبائی اخراجات کو پورا کرنے کے لیے 5 ارب روپے کے بیرونی قرضے اور 4.3 ارب روپے کی بیرونی گرانٹس کو بجٹ میں شامل کیا گیا ہے۔

جدول 5.13: اخراجات کے اہم زمرے۔ خیبر پختونخوا					
ارب روپے					
میں 10 نظر مالی شدہ کے مقابلے میں فیصد فرق	میں 11 میزانی تخمینہ	فیصد تبدیلی کافرق	میں 10 نظر مالی شدہ	میں 10 میزانی تخمینہ	
44.9	294.3	-5.2	203.2	214.2	مجموعی اخراجات
					جس میں
36.2	76.0	15.9	55.8	48.2	تنخواہیں
32.5	2.0	40.5	1.5	1.1	مرمت و دیکھ بھال
50.4	11.0	1.9	7.3	7.2	پنشن
25	2.5	0.0	2.0	2.0	زراعت
73.6	17.6	-10.3	10.2	11.3	قرضوں کی ادائیگی
74.2	69.3	-1.9	39.8	40.5	ترقیاتی اخراجات
ماخذ: خیبر پختونخوا حکومت کی جانب سے 10 اور 11ء کے بجٹ کے لیے جاری کردہ وائٹ پیپر					

دیگر صوبوں کی طرح، صوبہ خیبر پختونخوا کی حکومت بھی اپنے اخراجات کو دستیاب مالی وسائل کے مطابق رکھنا چاہتی ہے تاکہ صوبے کے بجٹ خسارے کو صفر پر لایا جاسکے (دیکھئے جدول 5.13)۔

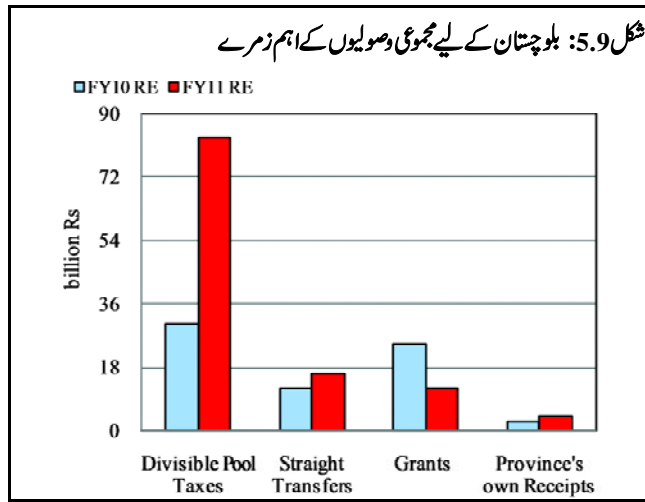
بجٹ میں 294.3 ارب کے میزانیہ اخراجات کا تفصیلی جائزہ ظاہر کرتا ہے کہ تنخواہوں کے زمرے میں ہونے والے اخراجات کا مجموعی اخراجات میں حصہ 25.8 فیصد ہے جبکہ پنشن کی ادائیگی 3.7 فیصد ہونے کی توقع ہے۔ قرضوں پر سود اصل زر کی ادائیگیاں مجموعی اخراجات کے 6 فیصد تک ہونے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ صوبائی حکومت مالی سال 11ء کے لیے 2.5 ملین ٹن گندم کی خریداری کرنا چاہتی ہے جس کے لیے 14.1 ارب روپے کے زراعت کی اجازت دی گئی ہے۔

تاہم، صوبائی حکومت نے اس کے لیے 2.5 ارب روپے مختص کیے ہیں جبکہ باقی رقم کو فائٹ سے 2.4 ارب روپے کی وصولیوں کے ذریعے اور 9.2 ارب روپے وفاقی حکومت سے بطور گرانٹ حاصل کیے جائیں گے۔

صوبے میں امن و امان کی صورتحال نے صوبائی حکومت کو محکمہ پولیس کے اخراجات بڑھانے پر مجبور کر دیا ہے۔ پولیس کی مد میں اخراجات بڑھ کر 21.2 ارب روپے ہو گئے ہیں جبکہ گزشتہ برس کا نظر ثانی شدہ تخمینہ 17.9 ارب روپے تھا اس طرح اس میں 18.5 فیصد نمو ہوئی ہے۔ پولیس کے اخراجات میں ہونے والے اضافے میں تنخواہوں کا اہم حصہ ہے۔

تعلیم کے شعبے کے لیے 6.2 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں جبکہ ایک سال قبل اس میں 4.4 ارب روپے رکھے گئے تھے۔ مالی سال 11ء کے میزانیہ میں صحت پر اخراجات کو بڑھا کر 4.2 ارب روپے کرنے کی تجویز دی گئی ہے جو کہ ایک سال قبل 3.7 ارب روپے تھے۔ گزشتہ مالی سال کے مقابلے میں صوبے کے ترقیاتی اخراجات میں دو تہائی اضافہ ہوا ہے جو اب مجموعی اخراجات کا 23.5 فیصد ہیں۔

### بلوچستان

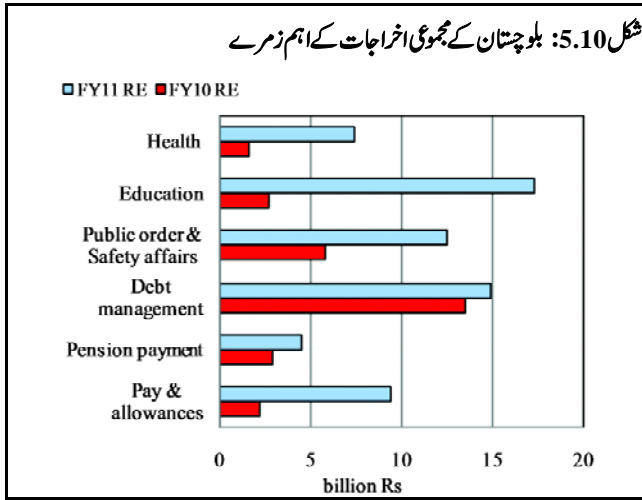


بلوچستان حکومت کو توقع ہے کہ وہ مالی سال 11ء میں 144.9 ارب روپے کے مالی وسائل حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گی اس طرح مجموعی وصولیوں کی شرح نمو مالی سال 10ء کے مقابلے میں 43 فیصد ہوگی۔ مجموعی وصولیوں کی نمو کا تخمینہ ساتویں قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ میں محصولات کے تبادلے کے نئے سمجھوتے کے تحت وفاق کی صوبوں کو منتقلی میں اضافے کو مد نظر رکھتے ہوئے لگایا گیا ہے۔ ٹیکسوں کا وفاقی قابل تقسیم پول صوبائی حکومت کے لیے حاصل کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اور توقع ہے کہ مالی سال 11ء کی مجموعی وصولیوں میں اس کا حصہ 57 فیصد رہے گا (دیکھئے شکل 5.9)۔ راست منتقلیوں کے ذریعے محاصل جو پہلے مجموعی محاصل میں حصے کے لحاظ سے تیسرا بڑا جز تھا اب اسے دوسرے بڑے جز کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے جس کی اہم وجہ نئے این ایف سی ایوارڈ کے تحت صوبوں کو ملنے والی گرانٹس میں کمی ہے۔

راست منتقلیوں میں اضافے کا بڑا سبب خدمات پریسلر ٹیکس کا نفاذ ہے جس کی صوبوں کو اجازت دی گئی ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ بلوچستان خدمات پرجی ایس ٹی کو راست منتقلیوں کے زمرے میں شمار کرتا ہے جبکہ دیگر صوبے اسے صوبائی ٹیکس کا حصہ سمجھتے ہیں۔ صوبائی حکومت کو توقع ہے کہ خدمات پرجی ایس ٹی کے نفاذ سے 4.6 ارب روپے حاصل ہوں گے۔ گرانٹ کے زمرے میں کمی صوبوں کے لیے امداد اور میزانیہ اعانتی گرانٹس کے خاتمے کو ظاہر کرتی ہے تاکہ وہ اپنے وسائل پر زیادہ انحصار کر سکیں۔ تاہم، وفاقی حکومت کی جانب سے این ایف سی ایوارڈ 2009ء کے تحت اور آغاز حقوق بلوچستان سیکٹیج میں جی ڈی ایس اور رائلٹی کے بقایا جات کی ادائیگی سے وفاقی گرانٹس میں ہونے والی کمی کی تلافی ہو جائے گی۔ جی ڈی ایس اور رائلٹی کے بقایا جات سالانہ بنیادوں پر وفاقی حکومت کی خصوصی گرانٹس کی شکل میں فراہم کیے جائیں گے۔

اس کے علاوہ، حکومت بلوچستان کو توقع ہے کہ وہ ملکی ذرائع سے 14.4 ارب روپے اور غیر ملکی ذرائع سے 3.3 ارب روپے کا قرضہ لے گی جس سے مالی سال 11ء کے دوران صوبے کے قرض کی مجموعی وصولیاں 17.7 ارب روپے تک پہنچ جائیں گی۔ توقع ہے کہ 1.5 ارب روپے کی غیر ملکی گرانٹس سے صوبے کی ترقیاتی وصولیاں بڑھیں گی۔

مالی سال 11ء کے لیے صوبے کے مجموعی اخراجات کا تخمینہ 152.02 ارب روپے لگایا گیا ہے جو مالی سال 09ء کے نظر ثانی شدہ تخمینے کے مقابلے میں 77.9 ارب روپے اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔ صوبے کے بجٹ کا خسارہ 7.1 ارب روپے یا مالی سال 11ء کی تخمین شدہ جی ڈی پی کے 0.04 ارب روپے رہنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔



مالی سال 11ء کے دوران تنخواہ اور الاؤنسز بڑھ کر مجموعی اخراجات کا 6.2 فیصد ہونے کی توقع ہے جو مالی سال 09ء میں اخراجات کا 2.6 فیصد تھے (دیکھئے شکل 5.10)۔ صوبے کی تنخواہوں کے بجٹ میں تشویشناک اضافے کا سبب نئی اسامیوں پر بھرتی اور وفاقی بجٹ میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 50 فیصد اضافے کے ساتھ ساتھ دیگر سہولتوں میں اضافے کا اعلان ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ تنخواہوں کے اخراجات کی نمو میں آفیسر گریڈ سے نیچے کے ملازمین کی تنخواہوں کا حصہ زیادہ ہے جو نچلے درجے کی نئی اسامیوں کو ظاہر کرتی ہے۔ پنشن ادائیگی کی مد میں اخراجات مجموعی اخراجات کے 3 فیصد تک رہنے کی توقع ہے جبکہ قرضے کی ادائیگی (سود و اصل زر دونوں کی ادائیگیاں) 9.8 فیصد کی پست سطح پر رہے گی جو ایک سال قبل 15.8 فیصد تھی۔ مزید برآں، مالی سال 11ء میں نظم عامہ و دفاع کے امور پر اخراجات گزشتہ برس کے 6.8 فیصد سے

بڑھ کر 8.2 فیصد تک ہونے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ صوبے میں امن و امان کی نازک صورتحال کے باعث اس میں اضافے کی توقع کی جا رہی تھی۔ پولیس، لیويز فورس اور بلوچستان کانسٹیبلری نظم عامہ و دفاع کے امور کا اہم جز ہیں اور ان کا حصہ 90 فیصد بنتا ہے۔ لیويز کے اخراجات میں نئی بھرتی کے لیے مختص وسائل، تنخواہوں میں اضافے کو پورا کرنے کے لیے رقم کی یکمشت ادائیگی، گشت کی گاڑیوں/اسلحہ کی خریداری اور گولہ بارود وغیرہ کی ضروریات کو پورا کرنا شامل ہے۔

مالی سال 11ء کے بجٹ میں تعلیم و صحت کے لیے خاصے وسائل مہیا کیے گئے ہیں۔ ان دونوں زمروں میں اضافے کا سبب ضلعی حکومتوں کے خاتمے کے بعد سیٹ اپ کی صوبائی محکموں کو منتقلی ہے۔ زراعت کی مد میں 2.4 ارب روپے رکھے گئے ہیں جس میں 2 ارب روپے ٹیوب ویلز اور 0.4 ارب روپے گندم کے لیے مختص کیے گئے ہیں۔ صوبائی محکمہ خوراک کی جانب سے گندم کی خریداری کا کم ہدف مقرر کرنے کی وجہ سے آٹے کے لیے زراعت میں گزشتہ برس کے مقابلے میں کمی کی گئی ہے۔ مجموعی اخراجات میں سے ترقیاتی اخراجات 17.6 فیصد ہوں گے جو کہ گزشتہ مالی سال کے نظر ثانی شدہ ہدف کے برابر ہے۔